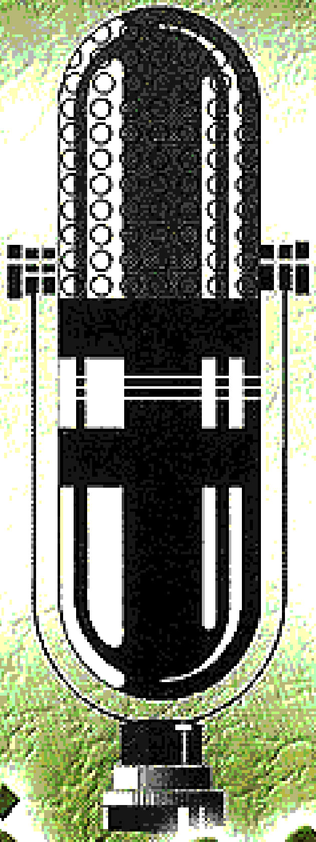
بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ (تکویر/۲۴)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں



نامعلوم خبریں

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ایم۔اے؛ پی۔ایچ۔ڈی

ادارہ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ ۞ (تکویر/ ۲۴)
(اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں)

نامعلوم خبریں

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم اے، پی ایچ، ڈی

اِدارۂ مسعودیہ

۲/۶،۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)

اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حرف اول

۱۹۷۶ء میں رائل البرٹ ہال، لندن میں ''اسلامی عالمی میلہ'' کے موقع پر پاکستان کے ایک مشہور و معروف عالم اور سیاست داں کا مقالہ بھی پڑھا گیا جس میں موصوف نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرمایا کہ ''نہ ہی وہ نامعلوم کا دعویٰ رکھتے تھے'' یہ خبر روزنامہ جنگ کراچی شمارہ ۷/ اپریل ۱۹۷۶ء میں شائع ہوئی تو پروانۂ شمع رسالت حضرت مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ العالی کا قلم حق رقم جنبش میں آیا...... پیش نظر مقالہ انہیں الفاظ سے متاثر ہو کر لکھا گیا تھا جو ماہنامہ ضیائے حرم لاہور شمارہ اکتوبر ۱۹۸۹ء میں ''غیب کی خبریں'' کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے...... موضوع کی اہمیت کے پیش نظر فقیر نے حضرت مسعود ملت سے کتابی صورت میں اشاعت کی درخواست کی پھر انہی کی توجہ و عنایت سے ترتیب نو اور آیات کی تخریج کا شرف حاصل ہوا جسے اب ''نامعلوم خبریں'' کے نام سے کتابی صورت میں شائع کیا جا رہا ہے۔ مقالہ میں تاثیر حضرت مسعود ملت کے قلم کا فیضان اور حسنِ ترتیب ان کے حسن تربیت کی آئینہ دار ہے۔

۷/ صفر المظفر ۱۴۲۴ھ — خادم حضرت مسعودِ ملت مدظلہ العالی

۱۰/ اپریل ۲۰۰۳ء — کراچی

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نامعلوم خبریں

☆......☆

انسان جتنا بلند ہوتا ہے، نظر اتنی ہی وسیع ہوتی چلی جاتی ہے ......فضاؤں میں سفر کرنے والوں پر یہ راز کھل چکا ہے ......چاند پر قدم رکھنے والوں نے اس دنیا کو ایک طباق کی شکل میں مشاہدہ کیا ......اور محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک عاشق صادق نے صدیوں پہلے کائنات کو رائی کے دانے کی طرح ملاحظہ فرمایا۔

نظرت الیٰ بلاداللّٰہ جمعا

کخردلۃ علیٰ حکم اتصال

تو پھر اس کی بلندیوں کا کیا عالم ہوگا جس کو خود نظر دینے والا بلند کرے......

وَرَفَعْنَالَکَ ذِکْرَکَ [۱]

اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کردیا......ذکر بھی بلند ہوتا ہے جب انسان خود بلند ہوتا ہے اور جب خود بلند نہ ہو بلکہ بلند کیا جائے تو پھر کیوں نہ زمین وآسمان کی ہر شے اور ہر حادثہ اس کی نگاہوں کے سامنے نگینے کی طرح چمکنے

لگے؟.......جس طرح گھروں میں بیٹھنے والے فضائی مسافروں کی نظر تک نہیں پہنچ سکتے اور جس طرح جاہل واَن پڑھ، پڑھے لکھوں کی آنکھ نہیں لا سکتے.......اسی طرح پڑھے لکھے ان کی نگاہ نہیں پا سکتے جو فیض باری سے براہِ راست مستفیض ہو رہے ہیں ......مگر افسوس محروم الٹی سیدھی دلیلوں سے اپنی محرومی کا حال چھپاتے ہیں اور اس طرح اپنے قلب ونظر کو بھی رسوا کرتے ہیں۔

ذرا غور تو کیجئے ایک عام سیاست دان اور سربراہِ مملکت کی قدر ومنزلت اُس علمیت اور بصیرت کی وجہ سے ہوتی ہے جو وہ عالمی حالات اور تاریخی حادثات کی روشنی میں حاصل کرتا ہے اور جس کے طفیل وہ اپنے زمانے سے چالیس پچاس برس آگے دیکھنے لگتا ہے اور اکثر ایسے صاحبِ بصیرت کا کہا سچ ثابت ہوا ہے....لیکن جس انسان نے بظاہر عالمی حالات اور تاریخی حوادث کا مطالعہ نہ کیا ہو۔ دور دراز کے سفر بھی نہ کیے ہوں......دنیا کے امیروں اور بادشاہوں سے بھی نہ ملا ہو......کسی انسان سے پڑھا بھی نہ ہو......پھر اس کو رہبر عالم بنا کر پیش کیا جائے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جائے کہ یہ کچھ نہیں جانتا.....اس کو ذرا بصیرت نہیں ہے یہ ''لکیر کا فقیر ہے''، معاذ اللہ.....تو بتائیے اس کی طرف کون متوجہ ہوگا اور کیسے اپنا رہبر و پیشوا تسلیم کرے گا؟.....ہاں جب آپ یہ کہیں گے کہ بیشک اس نے تاریخ عالم کا مطالعہ نہیں کیا.......اُس نے دنیا نہیں دیکھی......کسی انسان نے اس کو پڑھایا بھی نہیں....لیکن وہ کچھ بتا رہا ہے جو کسی دوسرے نے نہیں بتایا....وہ کچھ دکھا رہا ہے جو کسی دوسرے نے نہ دکھایا.....وہ کچھ سنا رہا ہے، جو کسی دوسرے نے نہ سنایا....بلاشبہ اب لوگ اس کی طرف دوڑ پڑیں گے ......اُس کو اپنا رہبر و پیشوا تسلیم کریں گے۔

تو آیئے، دیکھئے خالق عالم اُس رہبر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے؟....

وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ [۲]

......اے دُنیا والو! ہمارا محبوب، تم کو وہ کچھ بتا رہا ہے کہ اس سے پہلے تمہیں اس کی خبر بھی نہ تھی......

ایک جگہ یوں فرماتا ہے......

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ [۳]

قلم سے سکھایا، انسان کو سکھایا، وہ کچھ سکھایا کہ نہ جانتا تھا......اب ذرا اقبال کے اس شعر کو پڑھیے جو نیا شباب لے کر سامنے آ رہا ہے............

؎ لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

گنبدآ بگینہ رنگ تیرے محیط میں حباب

کچھ امورِ غیبیہ کی ''اطلاع'' دی جاتی ہے اور کس شان سے؟......

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

يَجْتَبِىْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ [۴]

اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ عام لوگو! تمہیں علم غیب دے دے، ہاں اللہ چُن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے.....اور کچھ امورِ غیبیہ سے خود پردے اٹھائے جاتے ہیں......

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ

ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ [۵]

غیب جاننے والا ہے، اپنا راز کسی پر نہیں کھولتا مگر رسولوں میں سے جس پر چاہے کھول دیتا ہے...... ذرا غور تو کیجئے جب وہ پردہ دار خود نقاب الٹ دے تو حُسنِ عالمِ سوز کا کیا عالم ہوگا!...... اللہ اللہ......

تِلْکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْھَآ اِلَیْکَ ۶

یہ غیب کی خبریں ہیں (بس اے حبیب) تمہیں کو بتلاتے ہیں..... اللہ اکبر..... دامن بھر دیا..... قاسم بنا دیا.... اور اعلان فرمایا....

وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ ۷

یہ دل کھول کر غیب کی خبریں بتاتے ہیں۔" دل تنگ نہیں، پوچھ لو جس کو پوچھنا ہے!...... ہاں بخیل وہی ہوتا ہے جو ہوتے ہوئے بھی خرچ نہیں کرتا...... اس کو کون بخیل کہتا ہے جس کے پاس دمڑی بھی نہ ہو؟.... آیت کے تیور بتا رہے ہیں کہ صلائے عام ہے، دینے والا سخی ہے، اس کے فرقِ اقدس پر تاجِ علوم ماکان وما یکون رکھ دیا گیا ہے...... اس کو غنی بنا دیا گیا ہے...... دیکھئے آیت شریفہ

وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغْنٰی ۸

تمہیں حاجت مند پایا پھر غنی کر دیا...... ایک نئے معنی ومفہوم کے ساتھ اپنے رُخ سے گھونگھٹ اٹھا رہی ہے......

اس نے تو بخل نہ کیا..... محروموں نے لینے میں بخل کیا...... اپنا دامن کھینچ لیا..... ایک شور مچایا اور زمین سر پر اٹھائی..... "غنی کے پاس تو کچھ بھی نہیں"..... "غنی کے پاس تو کچھ بھی نہیں"...... جنونِ دیوانگی نے یہاں تک رسائی کی کہ تارِ دامن بھی

باقی نہ رہا......لیں تو کس طرح لیں؟......اللہ اللہ محرومی سی محرومی ہے!......اور یہ دیوانگی اب تک نہ گئی اور یہ داغ محرومی اب تک نہ دھویا.....جرأتِ رندانہ تو دیکھئے کہ عالمی سطح پر وہ گُل کھلایا کہ عقل دنگ ہے۔ غالباً ۴/اپریل ۱۹۷۶ء کو اسلامی عالمی میلہ میں رائل البرٹ ہال، لندن میں ایک مجلسِ مذاکرہ میں پاکستان کے ایک مشہور عالم کا مقالہ پڑھا گیا.....دروغ بر گردن اخبارِ جنگ......سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس مقالے میں کہا گیا۔

''نہ ہی وہ نامعلوم علم کا دعویٰ رکھتے تھے'' 9

جب قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ''نامعلوم'' علم دیا تو جھٹلانے والے کیوں جھٹلائیں؟.....دیکھو یعقوب علیہ السلام کیا فرما رہے ہیں.......

وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ 10

مجھے اللہ کی طرف سے وہ کچھ معلوم ہے جو تم نہیں جانتے......اور خود اللہ گواہی دے رہا ہے اور جو کچھ کہا گیا اس کی تصدیق فرما رہا ہے.......

وَاِنَّہٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰہُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
لَایَعْلَمُوْنَ 11

''بے شک وہ ہمارے سکھائے سے صاحب علم ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے''

اللہ اکبر وہ عالم الغیب بے خبروں کا حال بھی خود بیان فرما رہا ہے...... ہاں یہ وہ ''نامعلوم'' علم ہے جس کو سامنے لایا گیا تو ہزاروں کی آنکھیں کھل گئیں اور لاکھوں گرویدہ ووارفتہ ہو گئے.....اور یہی وہ ''نامعلوم'' علم ہے جس کو آج بھی سامنے لایا

جائے تو ہزاروں لاکھوں مشرف باسلام ہو سکتے ہیں.....رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو عام انسان کے روپ میں پیش کرنا پہلے اتنا خطرناک نہ تھا جتنا آج خطرناک ہے.....دیکھئے اُس کے رسول خود کہہ رہے ہیں.....

اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ [۱۲]

ہم ہیں تو بظاہر تمہاری طرح انسان مگر اللہ اپنے بندوں میں جس پر چاہتا ہے احسان فرماتا ہے.......تو بھلا محبوب اور مردود یکساں کیسے ہو سکتے ہیں؟

ہیرا اور پتھر فطرتاً ایک ہوتے ہوئے بھی ایک نہیں.....یہ تو برگزیدگان الٰہی ہیں......ان کا تو پوچھنا ہی کیا!.....لیکن پھر بھی تم یہ کہتے ہو کہ وہ عام انسان تھا اور وہ نامعلوم، علم نہ رکھتا تھا تو جو کچھ ہم سن رہے ہیں.....پھر یہ کیا ہے؟

دیکھئے کس شان اور یقین کے ساتھ اعلان فرما رہا ہے۔

"قیام قیامت سے قبل ان امور عظیمہ کو دیکھ لو گے جو کبھی نہ دیکھے اور نہ سوچے۔" (الفتن)

یہی نہیں بلکہ مستقبل میں پیش آنے والے ان امور عظیمہ کو ایک ایک کر کے بیان فرما رہا ہے.....تو ذرا بتاؤ تو سہی ان باتوں کی خبریں دینے والا کس جہان سے خبریں لا رہا ہے؟.....اور کس جہاں کی خبر دے رہا ہے.......ایک خبر نہیں.....اور ایک طرح کی خبریں نہیں......طرح طرح کی خبریں.....مذہبی واخلاقی......تعلیمی وتدریسی.....تہذیبی ومعاشرتی.....سائنسی وتکنیکی.....تجارتی واقتصادی معدنیاتی

وزراعتی.....سیاسی وملکی.....طبی ومعالجاتی.....خبریں ہی خبریں......آیئے ذرا اس غیبی خبرنامہ کو ایک نظر ملاحظہ کیجئے.....پھر بتایئے کہ یہ خبریں دینے والا 'نامعلوم' کا علم رکھتا ہے یا نہیں؟

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا وَمَآاَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ۱۳

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آ گئیں تو جس نے دیکھا اپنے بھلے کو اور جو اندھا ہوا اپنے بُرے کو اور میں تم پر نگہبان نہیں۔ آیئے اب ''نامعلوم خبریں'' سنیں جو اُس غیب کی خبریں بتانے والے آقا ومولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہیں اور جن کی تفصیلات احادیث میں موجود ہیں۔

مذہبی خبریں

(۱)......مساجد کو راستہ بنالیا جائے گا۔

(۲)......قاریوں کی کثرت ہوگی، حشرت الارض کی طرح پائے جائیں گے۔

(۳)......علماء وفقہاء کی قلت ہوگی۔

(۴)......شریر فقہاء ہوں گے۔

(۵)......متقی مفتی ایسا عنقا ہو جائے گا کہ موٹا تازہ انسان ڈھونڈھتے ڈھونڈتے دُبلا ہو جائے گا مگر پھر بھی نہ پائے گا۔

(۶)......ہزاروں نماز پڑھیں گے مگر ایک بھی مسلمان نہ ہوگا۔

(۷)......قرآن کریم کو عار سمجھا جائے گا۔

(۸)......اسلام کے کام ایسے لوگ کریں گے جو خود مسلمان نہ ہوں گے (چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مغربی قومیں قرآن و حدیث، تاریخ و سیر وغیرہ پر بہت مفید کام کر رہی ہیں اور ایسے لوگ دین کے کام کر رہے ہیں جو بظاہر بے دین معلوم ہوتے ہیں۔)

اخلاقی خبریں:

(۱)......صرف جان پہچان والے سے علیک سلیک ہوگی۔

(۲)......بے حیائی، بدزبانی عام ہوگی۔

(۳)......برے ہمسایہ ہوں گے۔

(۴)......رشتہ داریاں ختم ہو جائیں گی۔

(۵)......عورتیں باغی ہو جائیں گی اور مرد نیکی کا راستہ چھوڑ دیں گے۔

(۶)......چھوٹوں کی خوب دیکھ بھال ہوگی اور بزرگوں کو نظر انداز کر دیا جائے گا (ترقی یافتہ ممالک میں بوڑھے والدین کو گھر سے نکال دیا جاتا ہے، حکومت ان کی خبر گیری کرتی ہے، ان کی اپنی اولاد پوچھتی تک نہیں)۔

(۷)......زنا کاری سے شرم نہ رہے گی۔ (ترقی یافتہ ممالک میں یہ عام ہے، سب کے سامنے کوئی حیا نہیں)۔

(۸)......اوباش لوگ چلتی عورت سے چھیڑ چھاڑ کریں گے، چھیڑنے والا ہنسے گا تو اس کے ساتھ اس کے سارے ساتھی ہنسیں گے (بڑے شہروں میں یہ وبا عام ہے، آج ہم خود دیکھ رہے ہیں)۔

(۹)......عورتیں بزرگوں اور بوڑھوں کو جھڑکیں گی (مغرب ومشرق میں یہ وبا عام ہے)۔

(۱۰)......سچا دوست اور مال حلال عنقا ہو جائے گا۔

تعلیمی وتدریسی خبریں:

(۱)......علم عام ہوگا۔ مرد، عورت، بچہ، غلام، آزاد سب پڑھیں گے۔

تہذیبی ومعاشرتی خبریں:

(۱) عورتیں ملبوس ہو کر بھی عریاں ہوں گی۔

(۲)......سروں پر کوہان نما شئے (یعنی ہیٹ یا اس قسم کی ٹوپی) ہوگی۔

(۳)......عورتیں اترا کر چلیں گی۔

(۴)......مرد عورتوں سے مشابہت پیدا کریں گے اور عورت مردوں سے۔

(۵) سروں پر گانے بج رہے ہوں گے۔

(۶) لوگ بازاروں میں اس طرح چلیں گے کہ ان کی رانیں نظر آئیں گی، (یعنی عورتیں اسکرٹ پہنیں گی اور مرد تنگ پتلونیں وغیرہ۔

(۷)......داڑھیاں صاف کی جائیں گی۔

(۸)......خوبصورت چمڑے کے جوتے پہنیں گے اور انہیں خوب چمکائیں گے۔

(۹)......مرد زینت کریں گے۔

(۱۰)......طرح طرح کے کھانے کھائیں گے، قسم قسم کے شربت پئیں گے، وضع وضع کے کپڑے پہنیں گے اور چکنی چپڑی باتیں کریں گے.... یہ امت کے شریر لوگ

ہوں گے۔(اللہ اکبر! جن کو ہم شریف اور ترقی یافتہ سمجھتے ہیں وہی شریر نکلے)۔

سائنسی وتکنیکی خبریں:

(۱) کجاووں کی مانند سواریاں ہوں گی (یعنی موٹریں، بسیں وغیرہ)۔

(۲)......زمانہ ایک دوسرے کے قریب ہو جائے گا اور زمین سکڑ جائے گی (یعنی جدید قسم کے ذرائع ابلاغ تار، ٹیلیفون فیکس، انٹرنیٹ وغیرہ اور ذرائع حمل ونقل موٹر، ریل، جہاز وغیرہ ایجاد ہوں گے، جن کی وجہ سے مکان وزماں کے فاصلے کم ہو جائیں گے)۔

(۳)......سال مہینہ ہو جائے گا، مہینہ جمعہ، جمعہ ایک دن اور دن ایک ساعت۔

(۴)......قلم ظاہر ہوگا (اس ارشاد میں فونٹین پین، پنسل، ٹائپ رائٹر، پرنٹنگ پریس اور کمپیوٹر وغیرہ سب ہی آ گئے)۔

(۵)......جوتے کا تسمہ باتیں کرے گا اور وہ کچھ سنا دے گا جو اس کے پس غیبت گھر میں ہوتا رہا (ٹیپ ریکارڈ اور اسی قسم کے جدید آلات کی طرف صریح اشارہ ہے)۔

(۶)......ایک شہر کا تاجر دوسرے شہر کے تاجر سے مشورہ کرے گا (ٹیلیفون کی طرف واضح اشارہ ہے۔ آج کل اسی کے ذریعہ شہر شہر بلکہ ملک ملک کے تاجر باہمی مشورہ کرتے ہیں)۔

تجارتی واقتصادی خبریں:

(۱)......تجارت عام ہوگی۔

(۲)......دولت کی ریل پیل ہوگی۔

(۳)......مرد وعورت مل کر تجارت کریں گے۔

(۴)......سود سے کوئی نہ بچے گا، جو بچے گا اس کو غبار سود ضرور پہنچے گا۔

(۵)......فرات سے سونے کا خزانہ ظاہر ہوگا (پٹرول کو کالا سونا، کہا جاتا ہے اس کے بے شمار ذخیرے اس علاقے میں نکلے ہیں)۔

(۶)......فرات سے سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا تو لوگ اس کے بارے میں سُن کر ادھر جائیں گے، جس کے قبضے میں یہ ہوگا وہ کہے گا کہ اگر ہم دوسرے لوگوں کو اس کے لینے کی اجازت دیں گے تو وہ سب کا سب لے جائیں گے، اس پر لوگ قتل کیے جائیں گے (تیل کا موجودہ عالمی بحران، شاہ سعود کا قتل اور مختلف اقوام کی اس مسئلے پر باہمی کشمکش اس پر گواہ ہے)۔

(۷)......بہت سی کانیں نکلیں گی جن پر صرف کمینوں کا قبضہ ہوگا۔ (چنانچہ زیادہ تر کانیں دشمنانِ خدا و رسول اور غارت گر نوعِ انسان کے قبضے میں ہیں)۔

سیاسی و ملکی خبریں:

(۱)......مسلمان، مسلمان کو قتل کریں گے، اور بتوں کے پجاریوں کو نظر انداز کریں گے۔ (مسلمان مسلمان کو تو روزِ اوّل سے قتل کر رہے ہیں مگر بت کے پجاریوں والی بات اس وقت سامنے آئی جب تحریک آزادیء ہند میں، بعض مسلمانوں نے مسلمانوں کو چھوڑ کر بت پرستوں سے دوستی کی اور پھر بنگلہ دیش کی تحریک کے موقع پر یہ بھی دیکھ لیا کہ مسلمان نے مسلمان کو قتل کیا اور بت کے پجاریوں

کودعوت بھی دی گئی...... فاعتبروا یااولی الابصار!)۔

(۲)...... کچھ قبیلے مشرکین سے مل جائیں گے، کچھ قبیلے بتوں کی پوجا شروع کر دیں گے۔

(۳)...... یہ لوگ اسلام سے ایسے گزر جائیں گے جیسے تیر نشانے سے (پاکستان اور دوسرے اسلامی ملکوں میں جو لوگ قوم پرستی یا صوبہ پرستی اور آثار پرستی کی دعوت دیتے ہیں وہ اسلام سے اسی طرح دور ہیں جیسے تیر نشانے سے خطا ہو کے دور جا پڑتا ہے)۔

(۴)...... جہاد کا بس شور وغل ہوگا (چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں عالم اسلام کے اہم معاملات احتجاجوں، ہڑتالوں، قراردادوں کی نذر ہو جاتے ہیں)۔

(۵)...... خائن کو امین بنایا جائے گا۔

(۶)...... حاکم بدعمل بدکردار ہوں گے۔

طبی ومعالجاتی خبریں

(۱)...... فحش کاری سے نئی نئی بیماریاں پیدا ہوں گی۔

(۲)...... لوگ اچانک مریں گے۔

(۳)...... فالج اور حرکتِ قلب بند ہونا عام ہو جائے گا۔

یہ غیبی خبرنامہ، آپ نے ملاحظہ فرمایا؟...... اور دیکھا کہ کیسی کیسی ''نامعلوم خبریں'' ہیں جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور نقش عبرت بنے ہوئے ہیں...... یہ ''نامعلوم خبریں'' اس حقیقت پر گواہ ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے فضل وکرم سے ''غیب'' حاصل تھا...... ایک عرب عالم شیخ احمد بن محمد بن الصدیق

الغماری الحسنی نے ایک فاضلانہ کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے......

"مطابقۃ الاختراعات العصریہ لما اخبر بہ سید البریّہ " ۱۴

مصنف نے اس کتاب میں ان نا معلوم خبروں کو جمع کیا ہے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہیں...... پڑھ پڑھ کر حیرت بڑھتی جاتی ہے اور یہ یقین کامل ہو جاتا ہے کہ ماضی اور مستقبل حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئینہ کی طرح روشن تھے......مولیٰ تعالیٰ ہمیں اس یقین پر ثابت قدم رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کچھ عطا فرمایا ہے۔ (آمین)

☆☆☆

کعبے کے بدرالدجیٰ تم پہ کروڑوں درود
طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروڑوں درود

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروڑوں درود

(حضرت رضا بریلوی)